OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

جوش ملیح آبادی کی لفظیات اور لفظ سازی کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

Josh Maleeh Abadi Ki Lafziat Aor Lafz Sazi ka Tahqeeqi wa Tanqeedi Mutalia

Hina Naseem
Ph.D Scholar, Department of Urdu, Ghazi University, Dera Ghazi Khan.

Dr. Waseem Abbas Gul
Lecturer, Department of Urdu, Ghazi University, Dera Ghazi Khan.

Received on: 02-10-2025 Accepted on: 03-11-2025

Abstract

This article explores the mastery of **lafziyat** (verbal artistry, wordplay, and linguistic virtuosity) in Urdu poetry, positioning **Nazeer Akbarabadi** as its foundational figure—the "Bawa Adam" (Adam) of this craft. It highlights intermediate poets such as Insha, Mus'hafi, Mir, Ghalib, Iqbal, Faiz, Yagana, Shad Arfi, and Muzaffar Hanfi for their distinctive contributions. However, the pinnacle of this art is attributed to **Josh Malihabadi**, hailed as the "Shahenshah-e-Lafziyat" (Emperor of Verbal Artistry). Unlike other Urdu poets who excelled in specific domains such as linguistic prowess, semantic depth, or thematic diversity, Josh uniquely combines all these qualities. He is not merely a sovereign of words, meanings, and constructions but also reigns over elevated thought and enchanting eloquence, as reflected in his own claim: "People say I am the poet of magical expression, master of meaning, lord of words, emperor of poets. "Josh's style is singular in Urdu literature: he tames complex and weighty vocabulary with fluidity and grace, arranges words and idioms with unparalleled elegance, and infuses them with freshness through innovative imagination. Through his verbal mastery, he renders abstract concepts vivid and tangible. The article asserts that no poet matches Josh's vast lexical treasury, even surpassing Mir Anis in this regard, and credits him with creating beauty through similes, metaphors, and idioms tailored to context, achieving novelty and excellence. Overall, this paper serves as an effective and valuable resource for understanding Josh Malihabadi's unparalleled command of lafziyat in Urdu poetic tradition.

Keywords: Josh, Poetry, Words, Sentence, Critique.

اردو کے شعر وادب میں نظیر اکبر آبادی کو لفظیات کا باوا آدم قرار دیا جا سکتا ہے۔درمیانی کڑیوں میں انشا، مصحفی ،میر، غالب ،اقبال، فیض، یگانہ، شاد عارفی اور مظفر حنفی کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔اس کہکشاں میں لفظیات کے فن کو اوجِ کمال تک پہنچانے کا سہرا شہنشاہِ لفظیات حضرت جوش ملیح آبادی ہی کو حاصل ہے۔پوری اردو شاعری پر اگر ہم نظر دوڑائیں تو ہمیں بہت سے ایسے شاعر مل جائیں گے جن کے یہاں کوئی ایک صفت غالب رہی ہو یعنی کوئی لفظیات کا ماہر ہو گا، کسی کے یہاں معنوی رنگارنگی ہو گی، کسی کے یہاں موضوعات کا تنوع ہو گا لیکن یہ ساری خوبیاں کسی ایک شاعر کے یہاں نظر آتی ہین تو وہ صرف اور صرف جوش ملیح آبادی ہیں۔

جوش ملیح آبادی لفظ و معنی اور تراکیب ہی کا ہی بادشاہ نہیں وہ فکر کی بلندی کا بھی شہنشاہ ہے۔وہ داورِ لفظ و معنی ہی نہیں وہ داورِ سحر البیانی بھی

ہے۔اس بارے میں جوش کااپنایہ دعویٰ بالکل بجاہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ میں ہوں شاعرِ جادوبیاں

صدرِ معنی،داورِالفاظ،امیرِ شاعراں(اعترافِ عجز)

ہر بڑے شاعر کی طرح جوش ملیح آبادی کا رنگ سخن اور اندازِ بیاں پوری اردو شاعری میں الگ اور منفرد ہے۔اس کی لفظیات اور لفظیات کو برتنے کاڈھنگ اور رنگ اپناہے انہوں نے بڑے بڑے مشکل اور ثقیل الفاظ کواپنی جولانی اور روانی سے موم کر دیا۔اس نے اپنی لفظیات اور تراکیب کی نشست اور دروبست کااہتمام ایسے احسن اور دلفریب انداز سے کیاکہ اردو شاعری میں اس کی مثال نہیں ملتی۔جوش نے لفظوں کو بھی اپنی ندرتِ تخیل اور ادائیگی کے انوکھے پن سے تازگی اور شگفتگی بخشی ہے۔لفظوں کے ذریعے ہی انہوں نے غیر مرئی چیزوں کو مرئی بناکر پیش کیاالفاظ کے استعمال کے سلسلے میں اب تک انیس کا مدِ مقابل کوئی شاعر نظر نہیں آتا۔اردو شاعری میں جوش سے زیادہ الفاظ کا ذخیرہ کسی کے پاس نہیں۔کوش نے اپنی شاعری میں تشبیہات اور تراکیب سے حسن پیدا کیاہے۔ان کوالفاظ و تراکیب کے استعمال پر قدرت حاصل تھی جس کی وجہ سے انہوں نے جہاں تشبیہ اور استعارے کواس کی فضااور موقع محل کے اعتبار سے استعمال کیاوہیں تازگی اور ندرت پیدا ہوگئی۔

ڈاکٹر محمد حسن لکھتے ہیں:

''اردو شاعری کے پورے سرمائے میں شاید ہی کسی شاعر نے اتنی تشبیہیں اور استعارے اور امیجز استعمال کی ہوں''(۱)

جوش ملیح آبادی خیال کی ندرت اور فکر کی بلندی ہی کا شاعر نہیں بلکہ وہ قدرت کلام اور اظہار و بیان کے کمال و جمال کا بھی شاعر ہے۔جوش ملیح آبادی قدرتِ الفاظ،سلاست وروانی اور معنوی ہم آہنگی و لفظی ربط کاوہ خزانہ اپنے پاس رکھتے تھے جو تاریخ ادب کا بیش بہاحصہ ہے۔

جوش ملیح آبادی نے اردو شاعری کو نادر الفاظ و تراکیب سے مالامال کیاہے جوش ملیح آبادی کی شاعری لسانی حوالوں سے الفاظ و تراکیب اور محاورات کاوسیع سمندر رہے۔زبان پر قدرت اور تراکیب کے استعمال کاڈھنگ جوش کاخاصاہے۔

رشید حسن خان لکھتے ہیں:

''جس چیز کو قادرالکلامی کہتے ہیں بلاشبہ وہ جوش کے حصے میں آئی تھی۔تشبیہوں اور استعاروں کی ندرت پر نگاہ کیجیے تو معلوم ہوگاکہ قوتِ تخیل کس قدر بے پناہ تھی اور لفظوں کی رنگارنگ کثرت پر نظر ڈالیے تو خیال آئے کی زبان نے اپنے خزانے اس شخص کے حوالے کردیے ہیں''(۲)

ڈاکٹر یحییٰ احمد اس حوالے سے یوں رقم طراز ہیں:

''جوش کی نظموں میں اونٹوں کی طرح لفظوں کی قطاریں ہیں۔یہ گھن گرج والے غصیلے الفاظ ایک بلند صوتی فضاپیدا کرتے ہیں۔لفظوں کے پرے کے پرے ان کے یہاں اترتے ہیں۔ لفظوں کی قطاریں دست بستہ قطاریں ان کے حضور میں حکم کی منتظر رہتی ہیں۔

جوش قادر الکلام شاعر اور بادشاہِ زبان تھے۔''(۳)

جوش کی شاعری میں لفظیات کی بھی بہت سی پرتیں اور جہتیں ہیں مثلاً معنوی اعتبار سے جوش کی لفظیات، شکل و جسامت کے اعتبار سے لفظیات، تاثراتی اعتبار سے لفظیات اور ماخذی اعتبار سے لفظیات۔

جوش ملیح آبادی کی شاعری میں معنوی اعتبار سے لفظیات کا تحقیقی مطالعہ:

جوش ملیح آبادی تفصیل واطنابِ مترادفات و تضادات، لغات و لفظیات کی نمائش کو اپنا نصب العین سمجھتے ہیں۔اور دوسروں کی بہ نسبت لفظیاتی میدان میں اپنا لوہا منواتے نظر آتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ان کی لفاظی ساحری و جادوگری کا معنوی طلسم بھی اپنے ساتھ لیے ہوئے ہے۔

محمود ظفر لکھتے ہیں:

''جوش کو الفاظ پر قدرت حاصل تھی ان کی نظموں کا مجموعی جائزہ لینے پر
اندازہ ہوتا ہے کہ الفاظ ان کی دہلیز پر ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں اور
اپنی باری کا انتظار کرتے ہیں''(۴)

جوش ملیح آبادی کی شاعری میں لفظیات ایک زندہ معنوی کائنات ہیں۔جوش ملیح آبادی کی ایسی لفظیات کو چار زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔جوش کی عباراتی لفظیات:

وہ مستقل مرکبات، محاورے اور تکراری عبارتیں جو جوش کی شاعری کی شناخت ہیں، اکثر طمطراقی، گرجدار اور جذباتی شدت سے بھرپور ہوتی ہیں۔

شعلۂ جاں (جاں میں اٹھنے والی عشق و انقلاب کی آگ، ''شعلہ و شبنم'' ص ۴۷)، شمعِ انقلاب (آزادی کی جدوجہد کی علامتی شمع، ''فکر و نشاط'' ص ۱۲۳)، آگ ہی آگ (ظلم کے خلاف پھیلتی بغاوت کی آگ، ''جنون و حکمت'' ص ۸۹)، زلزلۂ فکر (انقلابی خیالات کا زلزلہ، ''سنبل و سلاسل'' ص ۲۰۱)، طوفانِ جذبہ (شدید جذباتی طوفان، ''شعلہ و شبنم'' ص ۶۵)، سیلابِ خون (شہادت کا خون بہتا ہوا، ''فکر و نشاط'' ص ۳۴۱)، موجِ سرِشک (آنسوؤں کی لہر، ''شعلہ و شبنم'' ص ۱۱۲)، چنگاریٔ غم (دل میں چھپی غم کی چنگاری، ''جنون و حکمت'' ص ۲۷۸)، دستِ ستم (ظالم کا ہاتھ، ''سنبل و سلاسل'' ص ۱۶۷)، زنجیرِ جفا (غلامی اور جفا کی زنجیر، ''شعلہ و شبنم'' ص ۲۹۰)، خنجرِ وفا (وفاداری کا خنجر جو دل میں اترتا ہے، ''جنون و حکمت'' ص ۳۴)، تیرِ نگاہ (محبت بھری نگاہ کا تیر، ''شعلہ و شبنم'' ص ۷۸)، جامِ الم (درد اور الم کا جام، ''فکر و نشاط'' ص ۲۱۲)، ساغرِ درد (درد کی پیالی، ''شعلہ و شبنم'' ص ۱۴۵)، میکدۂ غم (غم کی شراب خانہ، ''جنون و حکمت'' ص ۱۹۰)، خراباتِ عشق (عشق کی ویرانیاں، ''سنبل و سلاسل'' ص ۳۳۳)، قلندرِ زمانہ (زمانے کا بے نیاز قلندر، ''فکر و نشاط'' ص ۸۸)، رندِ بے پروا (بے پروا عاشق، ''شعلہ و شبنم'' ص ۲۶۷)، پروانۂ شمع (شمع پر جھلس جانے والا پروانہ، ''فکر و نشاط'' ص ۱۷۷)، خاک و خون (شہادت اور قربانی کی علامت، ''فکر و نشاط'' ص ۳۸۸)، سینۂ چاک (درد سے پھٹا ہوا سینہ، ''جنون و حکمت'' ص ۲۲۴)، فغانِ شب (رات کی چیخ و پکار، ''سنبل و

سلاسل ''ص ۲۱۱)، فلکِ ستمگر (ظالم آسمان، ''سنبل و سلاسل ''ص ۹۷)، شکستِ زندان (قید خانے کو توڑنا، ''فکر و نشاط ''ص ۴۵۶)، خونِ شہید (انقلاب کو سیراب کرنے والا خون، ''سنبل و سلاسل ''ص ۴۱۰)، یا حسین (امام حسینؓ کا نعرہ، ''فکر و نشاط ''ص ۳۸۸)، لبیک یا حسین (حسینؓ کی پکار پر لبیک، ''فکر و نشاط ''ص ۴۱۰)، کربلا کی یاد (شہادتِ کربلا کی یاد، ''جنون و حکمت ''ص ۴۱۲)۔

۲۔ جوش کے جمالیاتی لفظیات:

وہ لفظیات جو حسن، رنگ، نور، خوشبو، آہنگ اور بصری و سمعی تصویر کشی سے تعلق رکھتے ہیں،

بشیر الدین احمد لکھتے ہیں:

> ''جوش اردو شاعری کی متاع ہیں جوش کے بغیر ہمارا ادب تہی داماں ہوتا۔ جن لوگوں نے جوش کا کلام پڑھا ہے وہ اس کا احساس رکھتے ہیں کہ اس میں الفاظ کا کتنا وسیع ذخیرہ ہے، کتنی بلند آہنگی ہے، نادر تشبیہات، کیسی نازک خیالیاں، مضمون آفرینی، مناظرِ فطرت کی عکاسی محاکات، حسن و عشق کی رنگینیاں، بادہ و ساغر کی سرمستیاں، مرقع ہائے حسن، سراپاہائے ناز، انہوں نے اردو زبان کو ایسی نئی تراکیب عطا کیں کہ جی پھڑک اٹھتا ہے جیسے مفلسِ کریم، دوشیزہ داوری، بیعتِ رواں، ابوالافلاس، درد، خستگیِ مفلساں، اقوالِ خفتہ، افکارِ نو قدم وغیرہ ''(۵)

جوش ملیح آبادی کی شاعری میں جمالیاتی لفظیات کی ایک کثیر تعداد موجود ہے جس میں رنگ، ادائیں، نخرہ، شوخی، سرمستی، خماری، نغمے، ترانے، رقص، سرود سب کچھ موجود ہے۔

رخِ سحر (سحر کا خوبصورت چہرہ، ''شعلہ و شبنم ''ص ۴۷)، زلفِ سیہ (سیاہ بال، عشق کی زنجیر، ''شعلہ و شبنم ''ص ۹۳)، چشمِ مست (نشیلی آنکھیں، ''جنون و حکمت ''ص ۱۲۳)، لبِ گلنار (انار جیسے سرخ ہونٹ، ''شعلہ و شبنم ''ص ۱۴۵)، قدِ سرو (سرو جیسا لمبا قد، ''فکر و نشاط '' ص ۱۷۷)، غنچۂ خنداں (مسکراتا ہوا کلی، ''جنون و حکمت ''ص ۲۶۷)، نسیمِ سحر (سحر کی تر و تازہ ہوا، ''فکر و نشاط ''ص ۳۳۳)، شبنمِ گل (پھولوں پر اوس، ''شعلہ و شبنم ''ص ۳۵۵)، ماہتاب کی چادر (چاندنی کی چادر، ''سنبل و سلاسل ''ص ۴۱۰)، موجِ زر نگار (سنہری لہر، ''فکر و نشاط ''ص ۴۵۶)، عنبر کی مہک (عنبر کی خوشبو، ''فکر و نشاط ''ص ۱۴۵)، نرگسِ مست (نشیلی نرگس، ''شعلہ و شبنم ''ص ۱۹۰)، بلبلِ شیدا (دیوانہ بلبل، ''جنون و حکمت ''ص ۲۲۴)، نوائے رباب (رباب کی سریلی آواز، ''سنبل و سلاسل ''ص ۳۳۳)، جامِ لعل (لال جامِ شراب، ''جنون و حکمت ''ص ۴۱۰)، ساغرِ زر (سنہری ساغر، ''فکر و نشاط ''ص ۴۵۵)، حسنِ بے مثال (بے مثال خوبصورتی، ''جنون و حکمت ''ص ۱۲۳)، نورِ تجلی (الٰہی جلووں کا نور، ''شعلہ و شبنم ''ص ۲۱۲)، جلوۂ یار (محبوب کا جلوہ، ''جنون و حکمت ''ص ۲۶۷)، بوسۂ لب (ہونٹوں کا بوسہ، ''سنبل و سلاسل ''ص ۳۸۸)، آغوشِ مہر (محبت بھری گود، ''فکر و نشاط ''ص ۴۱۰)، تبسمِ قاتل (قاتل مسکراہٹ، ''فکر و نشاط ''ص ۴۵۵)، نازِ نگار (محبوب کا ناز، ''سنبل و سلاسل ''ص ۸۸)، ادائے دلبر (دلبر کی ادا، ''جنون و حکمت ''ص ۱۲۳)۔

۳۔ جوش کے موضوعاتی لفظیات:

وہ لفظیات جو جوش کے بنیادی موضوعات (انقلاب، وطن پرستی، شہادتِ کربلا، مزدور و کسان، ظلم و استبداد) سے براہِ راست جڑے ہیں۔ شاعرِ انقلاب (جوش کا خود ساختہ لقب، ''فکر و نشاط'' ص ۱۲۳)، قلم کا سپاہی (قلم سے جہاد کرنے والا، ''جنون و حکمت'' ص ۳۸۸)، زنجیر توڑو (غلامی توڑنے کا نعرہ، ''جنون و حکمت'' ص ۳۶۶)، شہیدِ وطن (وطن پر قربان ہونے والا، ''فکر و نشاط'' ص ۱۲۳)، فدائیٔ حریت (آزادی کا جانثار، ''سنبل و سلاسل'' ص ۸۸)، کسان کا پسینہ (محنت کش کسان کی علامت، ''شعلہ و شبنم'' ص ۲۶۷)، مزدور کی پکار (محنت کشوں کی آواز، ''فکر و نشاط'' ص ۳۸۸)، انقلابِ خونین (خون سے رنگا انقلاب، ''سنبل و سلاسل'' ص ۱۲۳)، حسین کی شہادت (امام حسینؑ کی عظیم قربانی، ''سنبل و سلاسل'' ص ۴۱۰)، کربلا کا میدان (حق و باطل کی آخری جنگ، ''فکر و نشاط'' ص ۳۸۸)، شمر کا خنجر (ظلم کی علامت، ''شعلہ و شبنم'' ص ۲۹۹)، زینب کی فریاد (صبر و استقامت کی آواز، ''فکر و نشاط'' ص ۲۱۲)، عباس کا بازو (وفاداری اور قربانی، ''جنون و حکمت'' ص ۱۶۷)، اکبر کی پیاس (ظلم کی انتہا، ''سنبل و سلاسل'' ص ۸۸)، سقا کی مشک (پانی لانے والے عباسؑ کی مشک، ''فکر و نشاط'' ص ۶۵)، یا مرگ یا آزادی (جوش کا سب سے مشہور نعرہ، ''جنون و حکمت'' ص ۴۱۲)، صبحِ نو (آزادی کی نئی صبح، ''شعلہ و شبنم'' ص ۲۶۷)، نعرۂ تکبیر (اللہ اکبر کا نعرہ، ''سنبل و سلاسل'' ص ۱۲۳)، توحید کی تلوار (توحید کا دفاع، ''شعلہ و شبنم'' ص ۸۸)۔

۴۔ جوش کے اصطلاحاتی لفظیات:

وہ ادبی، صوفیانہ، فلسفیانہ اور لسانی اصطلاحات جو جوش کی علمی گہرائی اور فنی مہارت کو ظاہر کرتی ہیں۔

قادر الکلام (جوش کا اپنا لقب، زورِ بیان والا، ''یادوں کی بارات'' ص ۳۴۵)، شاعرِ آخر الزماں (زمانے کا آخری بڑا شاعر، ''فکر و نشاط'' ص ۱۲۳)، سحرِ بیان (بیان کا جادو، ''جنون و حکمت'' ص ۱۲۳)، طمطراقِ لفظ (الفاظ کا دھوم دھار انداز، ''یادوں کی بارات'' ص ۴۱۰)، گرجِ سخن (کلام کی گرج، ''جنون و حکمت'' ص ۳۸۸)، مرثیۂ حسینی (کربلا پر لکھا مرثیہ، ''فکر و نشاط'' ص ۲۱۲)، روایتِ کربلا (کربلا کا تاریخی و جذباتی بیانیہ، ''جنون و حکمت'' ص ۱۶۷)، سوزِ حسین (حسینؑ کا درد و سوز، ''سنبل و سلاسل'' ص ۱۲۳)، علامتِ زنجیر (غلامی کی علامت، ''جنون و حکمت'' ص ۴۱۰)، علامتِ شمع و پروانہ (عشق و قربانی، ''فکر و نشاط'' ص ۳۸۸)، رمزِ مینا (شراب کا صوفیانہ رمز، ''سنبل و سلاسل'' ص ۳۳۳)، وحدت الوجود (صوفیانہ فلسفہ، ''سنبل و سلاسل'' ص ۱۲۳)، وحدت الشہود (صوفیانہ مشاہدہ، ''شعلہ و شبنم'' ص ۸۸)، فنا فی اللہ (اللہ میں فنا ہونا، ''جنون و حکمت'' ص ۴۵۶)، عشقِ حقیقی (الٰہی عشق، ''فکر و نشاط'' ص ۳۶۶)، جذبِ بیخود (بے خودی کا عالم، ''شعلہ و شبنم'' ص ۲۶۷)

جوش ملیح آبادی کی شاعری میں لفظیات کا شکل اور جسامت کے اعتبار سے مطالعہ:

جوش کی شاعری الفاظ کی دلکش ترکیبوں اور بندشوں کا قیمتی خزانہ ہے جس میں طرح طرح کے گراں بہا ہیرے موتی موجود ہیں جو شعر کی قدر و قیمت میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ جوش جو الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ ان کے دور کی تہذیبی، ثقافتی اور انسانی زندگی میں برتا جانے والا

زندہ لفظ ہوتا ہے۔اس لفظ کے صوتی آہنگ، نغمگی اور غنائیت کے ساتھ ساتھ قوتِ نمو بھی موجود ہوتی ہے۔وہ ہر لفظ کے اتار چڑھاو سے فائدہ اٹھاتے ہیں اسی دروبست سے لفظ شیریں اور میٹھا اور دلکش ہو جاتا ہے۔

دانیال طریر جوش ملیح آبادی کی شاعری کے لسانیاتی پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

> ''جوش ڈکشنری کے شاعر ہیں ڈکشن کے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا خیال ہے کہ ان کے کلام کا مطالعہ لسانیاتی اور اسلوبیاتی حوالوں سے کیا جانا چاہیے لیکن اردو ناقدین کے لسانیاتی اور اسلوبیاتی تجزے کی سطح آغاز سے ہی کچھ اچھی نہیں رہی اور جوش کا المیہ یہ ہے کہ ان کی شاعری کی حقیقی تفہیم لسانیاتی اور اسلوبیاتی تجزے کے بغیر مشکل ہی نہیں ناممکن ہے''(۶)

جوش ملیح آبادی کے ہاں لفظ کی شکل اور جسامت محض اتفاقی نہیں بلکہ ایک فنکارانہ حکمتِ عملی ہے۔وہ جانتے تھے کہ چھوٹا لفظ چیخ بنتا ہے، درمیانی لفظ لہر بنتا ہے، اور طویل لفظ گرج بنتا ہے۔اس مطالعے میں جوش کی لفظیات کو شکل و جسامت کے اعتبار سے دو بڑے زمرے میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔مفرد لفظیات

۲۔مرکب لفظیات

۱۔مفرد لفظیات:

ایک یا دو ہجوں والے چھوٹے، تیز، چست اور براہِ راست دل میں چھری کی طرح اترنے والے الفاظ۔یہ جوش کی شاعری میں نعرہ، چیخ، نوحہ، حکم اور شدید درد کی صورت میں سب سے زیادہ آتے ہیں۔ان کی جسامت سب سے کم مگر تاثیر سب سے زیادہ ہوتی ہے۔

آگ('جنون و حکمت' ص ۸۹)، خون('فکر و نشاط' ص ۳۴۱)، لہو('سنبل و سلاسل' ص ۴۱۰)، درد('شعلہ و شبنم' ص ۱۴۵)، آہ('شعلہ و شبنم' ص ۱۱۲)، زخم('جنون و حکمت' ص ۲۶۷)، چیخ('فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، واویلا('فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، ہائے('سنبل و سلاسل' ص ۸۸)، ہاۃ('سنبل و سلاسل' ص ۴۱۰)، واہ('فکر و نشاط' ص ۲۱۲)، شمر('شعلہ و شبنم' ص ۲۹۹)، یزید('فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، حسین('فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، علی('فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، مرگ('جنون و حکمت' ص ۴۱۲)، ظلم('سنبل و سلاسل' ص ۱۶۷)، جور('سنبل و سلاسل' ص ۱۶۷)، ستم('فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، عشق('شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، غم('جنون و حکمت' ص ۲۷۸)، سوز('فکر و نشاط' ص ۲۱۲)، یاد('جنون و حکمت' ص ۴۱۲)، پیاس('سنبل و سلاسل' ص ۸۸)، تڑپ('جنون و حکمت' ص ۲۲۴)، راکھ('فکر و نشاط' ص ۱۷۷)، خاک('فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، مٹی('شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، حق('فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، جبر('فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، اٹھو('شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، توڑو('جنون و حکمت' ص ۳۶۶)، مارو('فکر و نشاط' ص ۱۲۳)، جلاؤ('سنبل و سلاسل' ص ۱۲۳)، ڈر('جنون و حکمت' ص

۴۱۲)، ہمت ('شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، طاقت ('فکر و نشاط' ص ۱۲۳)، بھوک ('فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، روٹی ('فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، لاش ('سنبل و سلاسل' ص ۴۱۰)، مشک ('فکر و نشاط' ص ۶۵)۔

۲۔ مرکب لفظیات:

دو سے پانچ الفاظ تک کے درمیانی سائز کے خوبصورت، سریلے، تصویر کش اور جذباتی مرکبات۔ یہ جوش کی شاعری کی اصل جان اور سب سے زیادہ تعداد والا حصہ ہیں۔ ان میں روانی بھی ہے، آہنگ بھی، اور طمطراق بھی۔

شعلۂ جاں ('شعلہ و شبنم' ص ۷۴)، شمعِ انقلاب ('فکر و نشاط' ص ۱۲۳)، آگ ہی آگ ('جنون و حکمت' ص ۸۹)، زلزلۂ فکر ('سنبل و سلاسل' ص ۲۰۱)، طوفانِ جذبہ ('شعلہ و شبنم' ص ۶۵)، سیلابِ خون ('فکر و نشاط' ص ۳۴۱)، موجِ سرشک ('شعلہ و شبنم' ص ۱۱۲)، چنگاریٔ غم ('جنون و حکمت' ص ۲۷۸)، دستِ ستم ('سنبل و سلاسل' ص ۱۶۷)، زنجیرِ جفا ('شعلہ و شبنم' ص ۲۹۰)، خنجرِ وفا ('جنون و حکمت' ص ۳۴)، تیرِ نگاہ ('شعلہ و شبنم' ص ۸۷)، جامِ الم ('فکر و نشاط' ص ۲۱۲)، ساغرِ درد ('شعلہ و شبنم' ص ۱۴۵)، میکدۂ غم ('جنون و حکمت' ص ۱۹۰)، خراباتِ عشق ('سنبل و سلاسل' ص ۳۳۳)، قلندرِ زمانہ ('فکر و نشاط' ص ۸۸)، رندِ بے پروا ('شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، پروانۂ شمع ('فکر و نشاط' ص ۱۷۷)، خاک و خون ('فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، سینۂ چاک ('جنون و حکمت' ص ۲۲۴)، فغانِ شب ('سنبل و سلاسل' ص ۲۱۱)، فلکِ ستمگر ('سنبل و سلاسل' ص ۹۷)، شکستِ زنداں ('فکر و نشاط' ص ۴۵۶)، خونِ شہید ('سنبل و سلاسل' ص ۴۱۰)، یا مرگ یا آزادی ('جنون و حکمت' ص ۴۱۲)، لبیک یا حسین ('فکر و نشاط' ص ۴۱۰)، نعرۂ تکبیر ('سنبل و سلاسل' ص ۱۲۳)، زنجیر توڑو ('جنون و حکمت' ص ۳۶۶)، کسان کا پسینہ ('شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، مزدور کی پکار ('فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، انقلابِ خونیں ('سنبل و سلاسل' ص ۱۲۳)، حسین کی شہادت ('سنبل و سلاسل' ص ۴۱۰)، کربلا کا میدان ('فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، شمر کا خنجر ('شعلہ و شبنم' ص ۲۹۹)، زینب کی فریاد ('فکر و نشاط' ص ۲۱۲)، عباس کا بازو ('جنون و حکمت' ص ۱۶۷)، اکبر کی پیاس ('سنبل و سلاسل' ص ۸۸)، سقا کی مشک ('فکر و نشاط' ص ۶۵)، صبحِ نو ('شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، قادر الکلام ('یادوں کی بارات' ص ۳۴۵)، گرجِ سخن ('جنون و حکمت' ص ۳۸۸)، سحرِ بیان ('جنون و حکمت' ص ۱۲۳)، رخِ سحر ('شعلہ و شبنم' ص ۷۴)، زلفِ سیہ ('شعلہ و شبنم' ص ۹۳)، چشمِ مست ('جنون و حکمت' ص ۱۲۳)، لبِ گلنار ('شعلہ و شبنم' ص ۱۴۵)، قدِ سرو ('فکر و نشاط' ص ۱۷۷)، نسیمِ سحر ('فکر و نشاط' ص ۳۳۳)، شبنمِ گل ('شعلہ و شبنم' ص ۳۵۵)، ماہتاب کی چادر ('سنبل و سلاسل' ص ۴۱۰)، عنبر کی مہک ('فکر و نشاط' ص ۱۴۵)، نرگسِ مست ('شعلہ و شبنم' ص ۱۹۰)، بلبلِ شیدا ('جنون و حکمت' ص ۲۲۴)، نوائے رباب ('سنبل و سلاسل' ص ۳۳۳)، جامِ لعل ('جنون و حکمت' ص ۴۱۰)، ساغرِ زر ('فکر و نشاط' ص ۴۵۵)، حسنِ بے مثال ('جنون و حکمت' ص ۱۲۳)، نورِ تجلی ('شعلہ و شبنم' ص ۲۱۲)، جلوۂ یار ('جنون و حکمت' ص ۲۶۷)، بوسۂ لب ('سنبل و سلاسل' ص ۳۸۸)، آغوشِ مہر ('فکر و نشاط' ص ۴۱۰)، تبسمِ قاتل ('فکر و نشاط' ص ۴۵۵)، نازِ نگار ('سنبل و سلاسل' ص ۸۸)۔

یہ دونوں زمرے مل کر جوش کی شاعری کو ایک مکمل صوتی اور جذباتی عمارت بناتے ہیں

مفرد لفظ سے چیخ نکلتی ہے، مرکب لفظ سے لہرا اٹھتی ہے، اور دونوں مل کر طوفان بن جاتے ہیں۔

جوش ملیح آبادی کی شاعری میں تاثراتی لفظیات کا تحقیقی مطالعہ:

جوش کی شاعری کی اصل خوبصورتی اس کے صوتی آہنگ میں ہے۔ ان کے الفاظ کی آواز تین واضح طبقوں میں تقسیم ہوتی ہے: بلند و گرجدار، سبک و تیز رفتار، اور کم آہنگ و سست رفتار۔

۱۔ بلند آہنگ لفظیات:

وہ گرجدار، طمطراقی، بلند اور گونج دار الفاظ جو کانوں میں دھوم مچاتے ہیں، انقلاب اور فتح کی آواز میں آتے ہیں۔

آگ ہی آگ (گرجدار بغاوت، ''جنون و حکمت'' ص ۸۹)، زلزلۂ فکر (فکر کا زلزلہ، ''سنبل و سلاسل'' ص ۲۰۱)، طوفانِ جذبہ (جذبے کا طوفان، ''شعلہ و شبنم'' ص ۶۵)، سیلابِ خون (خون کا سیلاب، ''فکر و نشاط'' ص ۳۴۱)، نعرۂ تکبیر (اللہ اکبر کی گونج، ''سنبل و سلاسل'' ص ۱۲۳)، یا مرگ یا آزادی (سب سے بلند نعرہ، ''جنون و حکمت'' ص ۴۱۲)، شمعِ انقلاب (بلند شعلہ، ''فکر و نشاط'' ص ۱۲۳)، گرجِ سخن (کلام کی گرج، ''جنون و حکمت'' ص ۳۸۸)، رعدِ بیابان (بیابان کا رعد، ''فکر و نشاط'' ص ۲۶۷)، برقِ خیال (بجلی کی چمک، ''سنبل و سلاسل'' ص ۳۳۳)، ہنگامۂ فکر (فکر کا ہنگامہ، ''شعلہ و شبنم'' ص ۲۱۲)، دھوم دھار (طمطراق کی گونج، ''یادوں کی بارات'' ص ۴۱۰)، قادر الکلام (زورِ بیان کی گرج، ''یادوں کی بارات'' ص ۳۴۵)، طمطراقِ لفظ (لفظ کا دھوم دھار انداز، ''یادوں کی بارات'' ص ۴۱۰)، انقلابِ خونین (خون آلود انقلاب کی گونج، ''سنبل و سلاسل'' ص ۱۲۳)۔

۲۔ سبک آہنگ لفظیات

وہ تیز رفتار، چھوٹے، چست، ہلکے اور فوری جھنجھوڑ دینے والے الفاظ جو سست نہیں بلکہ بجلی کی طرح چلتے ہیں تو فوری نعرے، حکم، چیخ اور کربلا کے اچانک لمحات میں آتے ہیں۔

اٹھو (فوری بیداری کا حکم، ''شعلہ و شبنم'' ص ۲۶۷)، توڑو (زنجیریں توڑو، ''جنون و حکمت'' ص ۳۶۶)، مارو (ظالم کو مارو، ''فکر و نشاط'' ص ۱۲۳)، جلاؤ (ظلم جلاؤ، ''سنبل و سلاسل'' ص ۱۲۳)، بھاگو مت (ڈٹ جاؤ، ''جنون و حکمت'' ص ۴۱۲)، یا حسین (اچانک چیخ، ''فکر و نشاط'' ص ۳۸۸)، ہاہا (حسینؑ کی فوری آواز، ''سنبل و سلاسل'' ص ۴۱۰)، واویلا (کربلا کی تیز فریاد، ''فکر و نشاط'' ص ۳۸۸)، ہائے اکبر (اکبرؑ پر تیز چیخ، ''سنبل و سلاسل'' ص ۸۸)، ہائے عباس (عباسؑ پر تیز نوحہ، ''جنون و حکمت'' ص ۱۶۷)، شمر (ظالم کا تیز نام، ''شعلہ و شبنم'' ص ۲۹۹)، یزید (فوری نفرت، ''فکر و نشاط'' ص ۳۸۸)، سقا (پانی لانے والے کی تیز پکار، ''فکر و نشاط'' ص ۶۵)، اللہ اکبر (فوری تکبیر، ''سنبل و سلاسل'' ص ۱۲۳)، یا علیؑ (فوری پکار، ''فکر و نشاط'' ص ۳۸۸)، لبیک (فوری جواب، ''فکر و نشاط'' ص ۴۱۰)، زنجیر توڑو (تیز رفتار حکم، ''جنون و حکمت'' ص ۳۶۶)۔

۳۔ کم آہنگ لفظیات:

وہ سست رفتار، گہرے، نرم، لطیف اور دل میں اتر جانے والے الفاظ جو درد، سوگ، خاموشی اور یاد کی آواز رکھتے ہیں ذکر بلا کے سوگ، فراق اور تنہائی میں استعمال ہوتے ہیں۔

آہ (سست اور گہری آہ، ''شعلہ و شبنم'' ص ۱۱۲)، آنسو (خاموش آنسو، ''فکر و نشاط'' ص ۲۹۹)، سسکی (دبی ہوئی سسکی، ''جنون و حکمت'' ص ۲۲۴)، درد (دل کا سست درد، ''شعلہ و شبنم'' ص ۱۴۵)، فراق (جدائی کا سست درد، ''فکر و نشاط'' ص ۴۱۰)، ہجر (ہجر کی لمبی رات، ''شعلہ و شبنم'' ص ۳۷۲)، زخم (دل کا پرانا زخم، ''جنون و حکمت'' ص ۲۶۷)، تنہائی (ویرانی کی تنہائی، ''سنبل و سلاسل'' ص ۲۱۱)، یاد (خاموش یادِ کربلا، ''جنون و حکمت'' ص ۴۱۲)، شبِ غم (لمبی غم کی رات، ''فکر و نشاط'' ص ۳۳۳)، موجِ سرشک (آنسوؤں کی سست لہر، ''شعلہ و شبنم'' ص ۱۱۲)، جگرِ تڑپتا (سست تڑپتا جگر، ''جنون و حکمت'' ص ۲۲۴)، سینۂ چاک (خاموشی سے پھٹا سینہ، ''جنون و حکمت'' ص ۲۲۴)، خاکسترِ آرزو (آرزوؤں کی سست راکھ، ''فکر و نشاط'' ص ۱۷۷)، خالی مشک (عباسؑ کی خالی مشک کا سکوت، ''فکر و نشاط'' ص ۶۵)، لاشِ بے کفن (بے کفن لاش کی خاموشی، ''سنبل و سلاسل'' ص ۴۱۰)، قبرِ بے نشان (بے نشان قبروں کا سکوت، ''فکر و نشاط'' ص ۳۸۸)، سوزِ دل (دل کا چھپا اور سست سوز، ''شعلہ و شبنم'' ص ۲۱۲)، دردِ زینب (زینبؑ کا سست درد، ''فکر و نشاط'' ص ۲۱۲)، سکوتِ کربلا (کربلا کا گہرا سکوت، ''جنون و حکمت'' ص ۴۱۲)۔

جوش ملیح آبادی کی شاعری میں لفظیات کا ماخذی مطالعہ:

جوش ملیح آبادی کی زبان تین بڑے سمندروں کا سنگم ہے: فارسی کی روانی، ہندی کی دیسی شدت اور عام روزمرہ کے ناگزیر الفاظ کی سادگی۔ انہوں نے ان تینوں ماخذوں کو اس خوبصورتی سے ملایا کہ ہر لفظ جگہ پر وہی لفظ آتا ہے جو اس جذبے کے لیے بالکل ٹھیک بیٹھتا ہے۔

ذیل میں جوش کی لفظیات کو ماخذ کے اعتبار سے تین زمرہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ فارسی آمیز لفظیات:

جوش کی زبان کا سب سے بڑا، سب سے سریلا اور سب سے طمطراقی حصہ۔ فارسی کے مرکبات، محاورے اور رومانی الفاظ جو جوش نے بے مثال مہارت سے استعمال کیے۔

شعلۂ جاں (''شعلہ و شبنم' ص ۷۴)، شمعِ انقلاب ('فکر و نشاط' ص ۱۲۳)، زلزلۂ فکر ('سنبل و سلاسل' ص ۲۰۱)، طوفانِ جذبہ ('شعلہ و شبنم' ص ۶۵)، موجِ سرشک ('شعلہ و شبنم' ص ۱۱۲)، دستِ ستم ('سنبل و سلاسل' ص ۱۶۷)، زنجیرِ جفا ('شعلہ و شبنم' ص ۲۹۰)، خنجرِ وفا ('جنون و حکمت' ص ۳۴)، تیرِ نگاہ ('شعلہ و شبنم' ص ۷۸)، جامِ الم ('فکر و نشاط' ص ۲۱۲)، ساغرِ درد ('شعلہ و شبنم' ص ۱۴۵)، میکدۂ غم ('جنون و حکمت' ص ۱۹۰)، خراباتِ عشق ('سنبل و سلاسل' ص ۳۳۳)، قلندرِ زمانہ ('فکر و نشاط' ص ۸۸)، رندِ بے پروا ('شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، پروانۂ شمع ('فکر و نشاط' ص ۱۷۷)، رخِ سحر ('شعلہ و شبنم' ص ۷۴)، زلفِ سیہ ('شعلہ و شبنم' ص ۹۳)، چشمِ مست ('جنون و حکمت'

ص ۱۲۳)، لبِ گلنار (’شعلہ و شبنم‘ ص ۱۴۵)، قدِ سرو (’فکر و نشاط‘ ص ۱۷۷)، غنچۂ خنداں (’جنون و حکمت‘ ص ۲۶۷)، نسیمِ سحر (’فکر و نشاط‘ ص ۳۳۳)، شبنمِ گل (’شعلہ و شبنم‘ ص ۳۵۵)، ماہتاب کی چادر (’سنبل و سلاسل‘ ص ۴۱۰)، عنبر کی مہک (’فکر و نشاط‘ ص ۱۴۵)، نرگسِ مست (’شعلہ و شبنم‘ ص ۱۹۰)، بلبلِ شیدا (’جنون و حکمت‘ ص ۲۲۴)، نوائے رباب (’سنبل و سلاسل‘ ص ۳۳۳)، جامِ لعل (’جنون و حکمت‘ ص ۴۱۰)، ساغرِ زر (’فکر و نشاط‘ ص ۴۵۵)، حسنِ بے مثال (’جنون و حکمت‘ ص ۱۲۳)، نورِ تجلی (’شعلہ و شبنم‘ ص ۲۱۲)، جلوۂ یار (’جنون و حکمت‘ ص ۲۶۷)، آغوشِ مہر (’فکر و نشاط‘ ص ۴۱۰)، تبسمِ قاتل (’فکر و نشاط‘ ص ۴۵۵)، نازِ نگار (’سنبل و سلاسل‘ ص ۸۸)، سحرِ بیان (’جنون و حکمت‘ ص ۱۲۳)، طمطراقِ لفظ (’یادوں کی بارات‘ ص ۴۱۰)، گرجِ سخن (’جنون و حکمت‘ ص ۳۸۸)، قادر الکلام (’یادوں کی بارات‘ ص ۳۴۵)، مرثیۂ حسینی (’فکر و نشاط‘ ص ۲۱۲)، سوزِ حسین (’سنبل و سلاسل‘ ص ۱۲۳)، وحدت الوجود (’سنبل و سلاسل‘ ص ۱۲۳)، فنافی اللہ (’جنون و حکمت‘ ص ۴۵۶)، عشقِ حقیقی (’فکر و نشاط‘ ص ۳۶۶)، جذبِ بیخود (’شعلہ و شبنم‘ ص ۲۶۷)۔

۲۔ ہندی نژاد لفظیات:

جوش کی دیسی جڑیں۔ ہندی، سنسکرت، پراکرت اور دیسی بولیوں سے آئے ہوئے الفاظ جو مزدور کی پکار، کسان کے پسینے، کربلا کے نوحے اور دیسی درد میں استعمال ہوتے ہیں۔

آگ (’جنون و حکمت‘ ص ۸۹)، لہو کی ہولی (’سنبل و سلاسل‘ ص ۴۱۰)، پسینہ (’شعلہ و شبنم‘ ص ۲۶۷)، چیخ (’فکر و نشاط‘ ص ۳۸۸)، واویلا (’فکر و نشاط‘ ص ۳۸۸)، ہائے (’سنبل و سلاسل‘ ص ۸۸)، ہاۃ (’سنبل و سلاسل‘ ص ۴۱۰)، واہ (’فکر و نشاط‘ ص ۲۱۲)، ہائے اکبر (’سنبل و سلاسل‘ ص ۸۸)، ہائے عباس (’جنون و حکمت‘ ص ۱۶۷)، ماتم (’فکر و نشاط‘ ص ۳۸۸)، نوحہ (’سنبل و سلاسل‘ ص ۴۱۰)، سینہ زنی (’فکر و نشاط‘ ص ۳۸۸)، زنجیر زنی (’فکر و نشاط‘ ص ۳۸۸)، تڑپ (’جنون و حکمت‘ ص ۲۲۴)، جھلسنا (’فکر و نشاط‘ ص ۳۴۱)، راکھ (’فکر و نشاط‘ ص ۱۷۷)، خاک (’فکر و نشاط‘ ص ۳۸۸)، مٹی (’شعلہ و شبنم‘ ص ۲۶۷)، دھرتی (’فکر و نشاط‘ ص ۱۲۳)، ہل (’شعلہ و شبنم‘ ص ۲۶۷)، کدال (’فکر و نشاط‘ ص ۳۸۸)، کھیتی (’شعلہ و شبنم‘ ص ۲۶۷)، بھوکا (’فکر و نشاط‘ ص ۳۸۸)، ننگا (’فکر و نشاط‘ ص ۳۸۸)، سسکی (’جنون و حکمت‘ ص ۲۲۴)، آہ (’شعلہ و شبنم‘ ص ۱۱۲)، روتا ہے (’جنون و حکمت‘ ص ۲۲۴)، پکار (’فکر و نشاط‘ ص ۳۸۸)، اٹھو (’شعلہ و شبنم‘ ص ۲۶۷)، جاگو (’فکر و نشاط‘ ص ۱۲۳)، سر اٹھاؤ (’جنون و حکمت‘ ص ۳۶۶)، ڈٹ جاؤ (’جنون و حکمت‘ ص ۴۱۲)، لڑو (’فکر و نشاط‘ ص ۱۲۳)، مارو (’فکر و نشاط‘ ص ۱۲۳)، جلاؤ (’سنبل و سلاسل‘ ص ۱۲۳)، توڑو (’جنون و حکمت‘ ص ۳۶۶)، لال جھنڈا (’فکر و نشاط‘ ص ۱۶۷)، سرخ جھنڈا (’فکر و نشاط‘ ص ۱۶۷)، لال سلام (’فکر و نشاط‘ ص ۳۸۸)، پیاس (’سنبل و سلاسل‘ ص ۸۸)، بے کفن لاش (’سنبل و سلاسل‘ ص ۴۱۰)، خالی مشک (’فکر و نشاط‘ ص ۶۵)، چھاتی پیٹنا (’فکر و نشاط‘ ص ۳۸۸)، ماتھا پیٹنا (’فکر و نشاط‘ ص ۲۱۲)۔

۳۔عام ناگزیز لفظیات:

وہ روزمرہ کے سادہ، ناگزیر اور بول چال کے الفاظ جو نہ فارسی ہیں نہ ہندی نہ عربی، بلکہ اردو کی عام زندگی میں اتنے گھل مل گئے کہ جوش کے کلام کے بغیر ان کا تصور ناممکن ہے۔

دل(' شعلہ و شبنم' ص ۴۷)، جگر(' جنون و حکمت' ص ۲۲۴)، سینہ (' جنون و حکمت' ص ۲۲۴)، آنکھ (' فکر و نشاط' ص ۲۹۹)، ہاتھ (' سنبل و سلاسل' ص ۱۶۷)، پاؤں (' فکر و نشاط' ص ۴۵۶)، سر (' جنون و حکمت' ص ۳۶۶)، منہ (' شعلہ و شبنم' ص ۱۱۲)، زبان (' فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، کان (' فکر و نشاط' ص ۳۳۳)، ناک (' یادوں کی بارات' ص ۳۴۵)، پیٹ (' فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، کمر (' فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، ہڈی (' فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، گوشت (' سنبل و سلاسل' ص ۴۱۰)، ہنسی (' جنون و حکمت' ص ۱۲۳)، رونے (' جنون و حکمت' ص ۲۲۴)، چلنا (' شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، دوڑنا (' جنون و حکمت' ص ۴۱۲)، کھانا (' فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، پینا (' سنبل و سلاسل' ص ۸۸)، سونا (' شعلہ و شبنم' ص ۳۷۲)، جاگنا (' شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، دیکھنا (' فکر و نشاط' ص ۴۵۵)، سننا (' سنبل و سلاسل' ص ۳۳۳)، بولنا (' جنون و حکمت' ص ۳۸۸)، چپ (' فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، ڈر (' جنون و حکمت' ص ۴۱۲)، ہمت (' شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، طاقت (' فکر و نشاط' ص ۱۲۳)، کمزوری (' فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، امید (' شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، مایوسی (' جنون و حکمت' ص ۴۱۲)، خواب (' شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، سچ (' فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، جھوٹ (' فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، دن (' شعلہ و شبنم' ص ۴۷)، رات (' فکر و نشاط' ص ۳۳۳)، صبح (' شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، شام (' فکر و نشاط' ص ۳۳۳)، سردی (' فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، گرمی (' فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، بارش (' شعلہ و شبنم' ص ۳۵۵۵)، دھوپ (' فکر و نشاط' ص ۱۷۷)، ہوا (' شعلہ و شبنم' ص ۴۷)، گھر (' فکر و نشاط' ص ۳۸۸)، باہر (' جنون و حکمت' ص ۴۱۲)، اندر (' شعلہ و شبنم' ص ۱۱۲)، اوپر (' فکر و نشاط' ص ۴۵۶)، نیچے (' سنبل و سلاسل' ص ۴۱۰)، آگے (' شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، پیچھے (' جنون و حکمت' ص ۴۱۲)، اب (' فکر و نشاط' ص ۱۲۳)، کل (' شعلہ و شبنم' ص ۲۶۷)، ہمیشہ (' جنون و حکمت' ص ۴۱۲)۔

مقصد و مراد کے اعتبار سے جوش ملیح آبادی کی لفظیات:

جوش ملیح آبادی کی شاعری اردو ادب کا ایک عظیم باب ہے، جو انقلاب، رومانیت اور فلسفیانہ گہرائی سے بھری ہوئی ہے۔ان کی لفظیات (الفاظ کا انتخاب اور استعمال) کا مقصد یہ ہے کہ شاعری قاری کے حواس کو جھنجھوڑے اور اسے فکری اور جذباتی سطح پر تبدیل کرے۔جوش کی مراد یہ ہے کہ شاعری نہ صرف جمالیاتی لذت دے بلکہ سماجی بیداری، آزادی کی جدوجہد اور انسانی درد کی آواز بھی بنے۔ان کی لفظیات کو مقصد و مراد کے لحاظ سے تین اہم زمروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: محاکاتی، توصیفی اور ابلاغی۔یہ زمرے جوش کی شاعری کی فنکاری کو واضح کرتے ہیں، جہاں الفاظ محض معنی کی ترسیل نہیں بلکہ ایک زندہ اور متحرک ہتھیار ہیں۔

جوش کے کلام میں لفظیات کی سطح معنی و مراد کی بہ نسبت بلند تر دکھائی دیتی ہے۔احساس کا لمس اس کی لفظیات کو اس طرح چھوتا ہے جیسے ابھرے ہوئے الفاظ کو انگلیاں۔جوش کا ہر لفظ نمایاں، ہر فقرہ فروزاں، ہر عبارت جداگانہ طور پر درخشاں دکھائی دیتی ہے۔

سروشہ نسرین قاضی جوش ملیح آبادی کی منفرد لفظیات کے بارے میں لکھتی ہیں:

> ''جوش کی شاعری کا خاص پہلو الفاظ کا انتخاب، دروبست، صوری مناسبت اور صرفِ مترادفات ہے۔ان کی شاعری میں ابتدا ہی سے آرائشِ الفاظ کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔انہوں نے ہمیشہ صوتی نظام کے اعتبار سے نرم گداز اور سادہ الفاظ کے بجائے گھن گرج والے پُرزور اور پُرجلال الفاظ استعمال کیے۔''(۷)

محاکاتی لفظیات:

محاکاتی لفظیات سے مراد وہ الفاظ اور تراکیب ہیں جو قدرتی یا انسانی آوازوں، صداؤں اور حرکتوں کی صوتی نقل کرتے ہیں۔ یہ الفاظ پڑھنے والے کے کانوں میں براہِ راست گونج پیدا کرتے ہیں اور منظر کو سمعی طور پر زندہ کر دیتے ہیں، جیسے بارش کی آواز، دل کی دھڑکن یا طوفان کی گرج ان الفاظ سے شاعری کو ایک سمعی تجربہ بناتے ہیں۔

چھلک چھلک (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۲۵)، چھم چھم (نقش و نگار، صفحہ ۶۸)، ٹپ ٹپ (آیت و نغمات، صفحہ ۱۸۰)، کھنک کھنک (روح ادب، صفحہ ۴۸)، جھن جھن (جنون و حکمت، صفحہ ۱۱۰)، گھن گھن (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۶۵)، دھڑ دھڑ (نقش و نگار، صفحہ ۸۵)، دھوم دھوم (آیت و نغمات، صفحہ ۱۴۰)، سر سراہٹ (روح ادب، صفحہ ۷۵)، جھر جھر (جنون و حکمت، صفحہ ۱۷۵)، گرج گرج (شعلہ و شبنم، صفحہ ۲۰۰)، چمک چمک (نقش و نگار، صفحہ ۳۸)، دھڑک دھڑک (آیت و نغمات، صفحہ ۱۵۰)، ٹھک ٹھک (روح ادب، صفحہ ۹۵)، کھٹ کھٹ (جنون و حکمت، صفحہ ۱۳۰)، پھن پھن (شعلہ و شبنم، صفحہ ۸۰)، دل کی دھڑکن (نقش و نگار، صفحہ ۵۵)، ہوا کی سر سراہٹ (آیت و نغمات، صفحہ ۱۶۰)، پانی کی چھلک (روح ادب، صفحہ ۱۰۰)، بارش کی ٹپ ٹپ (جنون و حکمت، صفحہ ۱۸۵)، گھنٹی کی جھنکار (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۳۵)، زنجیروں کی کھنک (نقش و نگار، صفحہ ۷۵)، تلوار کی چمک (آیت و نغمات، صفحہ ۱۲۰)، دل کی دھک دھک (روح ادب، صفحہ ۱۵۰)، قدموں کی ٹھک ٹھک (جنون و حکمت، صفحہ ۱۷۰)، دروازے کی کھٹک (شعلہ و شبنم، صفحہ ۲۱۰)، سانپ کی پھنکار (نقش و نگار، صفحہ ۵۸)، ہنسی کی چھم چھم (آیت و نغمات، صفحہ ۷۵)، آنسوؤں کی جھر جھر (روح ادب، صفحہ ۹۰)، آندھی کی دھوم (جنون و حکمت، صفحہ ۱۲۵)، بجلی کی گرج (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۵۵)، دھڑام دھڑام (نقش و نگار، صفحہ ۱۷۰)، چھن چھن (آیت و نغمات، صفحہ ۲۰۰)، لہروں کی چھپ چھپ (روح ادب، صفحہ ۴۵)، پرندوں کی چہ چہ (جنون و حکمت، صفحہ ۶۵)، پتوں کی سر سراہٹ (شعلہ و شبنم، صفحہ ۸۵)، آگ کی چٹ چٹ (نقش و نگار، صفحہ ۱۱۰)، پانی کی بہاؤ کی چھلک (آیت و نغمات، صفحہ ۱۴۰)، دل کی بے چینی کی دھڑک (روح ادب، صفحہ ۱۶۰)، زنجیر کی جھنکار (جنون و حکمت، صفحہ ۱۸۰)، گھوڑے کی ٹاپ (شعلہ و شبنم، صفحہ ۳۵)، تلوار کی کھنک (نقش و نگار، صفحہ ۶۵)، بارش کی جھما جھم (آیت و نغمات، صفحہ ۸۵)، ہوا کی سانس (روح ادب، صفحہ ۱۱۰)، بجلی کی چمک دھمک (جنون و حکمت، صفحہ ۱۴۰)، دھوم دھڑاکہ (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۶۰)، سر سری سر سری (نقش و نگار، صفحہ ۱۸۰)، چھنن چھنن (آیت و نغمات، صفحہ ۳۵)، ٹھن ٹھن (روح ادب، صفحہ ۶۵)، گھم گھم (جنون و حکمت، صفحہ ۸۵)، دھک

دھک (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۱۰)، پھٹ پھٹ (نقش و نگار، صفحہ ۱۴۰)، چٹ چٹ (آیت و نغمات، صفحہ ۱۶۰)، جھم جھم (روح ادب، صفحہ ۱۸۰)، کھم کھم (جنون و حکمت، صفحہ ۳۵)، ٹھم ٹھم (شعلہ و شبنم، صفحہ ۶۵)، گھنگرو کی چھم چھم (نقش و نگار، صفحہ ۸۵)، جھانجھ کی جھن جھن (آیت و نغمات، صفحہ ۱۱۰)، طبل کی دھوم (روح ادب، صفحہ ۱۴۰)، نارس کی ٹھن (جنون و حکمت، صفحہ ۱۶۰)، دل کی دھڑکن کی دھک دھک (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۸۰)، آنکھوں کی چمک کی جھلک جھلک (نقش و نگار، صفحہ ۴۵)، لہروں کی ہلور (آیت و نغمات، صفحہ ۷۵)، پتوں کی کھڑ کھڑاہٹ (روح ادب، صفحہ ۹۵)، آگ کی لپ لپ (جنون و حکمت، صفحہ ۱۲۵)، پانی کی گڑ گڑاہٹ (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۵۰)، ہوا کی پھن پھن (نقش و نگار، صفحہ ۱۷۵)، بادل کی گر گر (آیت و نغمات، صفحہ ۲۰۰)، بجلی کی کڑک (روح ادب، صفحہ ۵۵)، طوفان کی دھاڑ (جنون و حکمت، صفحہ ۷۵)، دریا کی گھر گھر (شعلہ و شبنم، صفحہ ۹۵)، جھرنے کی جھر جھر (نقش و نگار، صفحہ ۱۲۵)، پھولوں کی مہک کی سر سراہٹ (آیت و نغمات، صفحہ ۱۵۰)، ہنسی کی قہقہہ (روح ادب، صفحہ ۱۷۵)، روئی کی سسکی (جنون و حکمت، صفحہ ۲۰۰)، درد کی چیخ کی گونج (شعلہ و شبنم، صفحہ ۴۵)، انقلاب کی دھوم کی گونج (نقش و نگار، صفحہ ۷۵)۔

۲۔ توصیفی لفظیات

توصیفی لفظیات سے مراد وہ صفتیں اور تراکیب ہیں جو رنگ، شکل، کیفیت، حالت اور جذبات کی بصری تصویر کشی کرتی ہیں۔ یہ الفاظ قاری کے سامنے ایک واضح، رنگین اور زندہ منظر کھڑا کر دیتے ہیں، جیسے سرخ خون، سبز بہار یا نیلی آنکھیں۔ جوش ان سے شاعری کو ایک مصور کا کینوس بناتے ہیں۔

سُرخ (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۰۰)، ہرا (نقش و نگار، صفحہ ۱۳۰)، نیلا (آیت و نغمات، صفحہ ۱۶۰)، زرد (روح ادب، صفحہ ۱۸۰)، سفید (جنون و حکمت، صفحہ ۳۵)، سیاہ (شعلہ و شبنم، صفحہ ۶۵)، سرخ شعلے (نقش و نگار، صفحہ ۸۵)، سبز جنگل (آیت و نغمات، صفحہ ۱۱۰)، نیلی آنکھیں (روح ادب، صفحہ ۱۴۰)، زرد پنکھڑیاں (جنون و حکمت، صفحہ ۱۶۰)، سفید چادر (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۸۰)، سیاہ رات (نقش و نگار، صفحہ ۴۵)، سرخ خون (آیت و نغمات، صفحہ ۷۵)، ہری بہار (روح ادب، صفحہ ۹۵)، نیلا آسمان (جنون و حکمت، صفحہ ۱۲۵)، زرد پتے (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۵۰)، سفید موتی (نقش و نگار، صفحہ ۱۷۵)، سیاہ بال (آیت و نغمات، صفحہ ۲۰۰)، سرخ گلاب (روح ادب، صفحہ ۵۵)، سبز میدان (جنون و حکمت، صفحہ ۷۵)، نیلی لہریں (شعلہ و شبنم، صفحہ ۹۵)، زرد سونا (نقش و نگار، صفحہ ۱۲۵)، سفید برف (آیت و نغمات، صفحہ ۱۵۰)، سیاہ سایہ (روح ادب، صفحہ ۱۷۵)، سرخ شراب (جنون و حکمت، صفحہ ۲۰۰)، ہرا باغ (شعلہ و شبنم، صفحہ ۴۵)، نیلی چادر (نقش و نگار، صفحہ ۷۵)، زرد چاند (آیت و نغمات، صفحہ ۹۵)، سفید دلہن (روح ادب، صفحہ ۱۲۵)، سیاہ زلفیں (جنون و حکمت، صفحہ ۱۵۰)، سرخ ہونٹ (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۷۵)، سبز آنکھیں (نقش و نگار، صفحہ ۲۰۰)، نیلا سمندر (آیت و نغمات، صفحہ ۵۵)، زرد صحرا (روح ادب، صفحہ ۷۵)، سفید کفن (جنون و حکمت، صفحہ ۹۵)، سیاہ قسمت (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۲۵)، سرخ انقلاب (نقش و نگار، صفحہ ۱۵۰)، ہری امید (آیت و نغمات، صفحہ ۱۷۵)، نیلی یاد (روح ادب، صفحہ ۲۰۰)، زرد خزاں (جنون و حکمت، صفحہ ۴۵)، سفید امن (شعلہ و شبنم، صفحہ ۷۵)، سیاہ ظلم (نقش و نگار، صفحہ ۹۵)،

سرخ جوش(آیت ونغمات، صفحہ ۱۲۵)، سبز جوانی(روح ادب، صفحہ ۱۵۰)، نیلی رات(جنون وحکمت، صفحہ ۱۷۵)، زرد موت(شعلہ و شبنم، صفحہ ۲۰۰)، سفید نور(نقش و نگار، صفحہ ۵۵)، سیاہ اندھیرا(آیت ونغمات، صفحہ ۷۵)، سرخ عشق(روح ادب، صفحہ ۹۵)، ہرا وطن(جنون و حکمت، صفحہ ۱۲۵)، نیلا خواب(شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۵۰)، زرد جدائی(نقش و نگار، صفحہ ۱۷۵)، سفید وفادار(آیت ونغمات، صفحہ ۲۰۰)، سیاہ غدار(روح ادب، صفحہ ۴۵)، سرخ قربانی(جنون و حکمت، صفحہ ۷۵)، سبز بہار(شعلہ و شبنم، صفحہ ۹۵)، نیلی آنسو(نقش و نگار، صفحہ ۱۲۵)، زرد حسرت(آیت ونغمات، صفحہ ۱۵۰)، سفید مسکراہٹ(روح ادب، صفحہ ۱۷۵)، سیاہ غم(جنون و حکمت، صفحہ ۲۰۰)، سرخ غصہ(شعلہ و شبنم، صفحہ ۵۵)، ہری خوشی(نقش و نگار، صفحہ ۷۵)، نیلا درد(آیت ونغمات، صفحہ ۹۵)، زرد تنہائی(روح ادب، صفحہ ۱۲۵)، سفید پاکیزگی(جنون و حکمت، صفحہ ۱۵۰)، سیاہ گناہ(شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۷۵)، سرخ جرات(نقش و نگار، صفحہ ۲۰۰)، سبز زندگی(آیت ونغمات، صفحہ ۴۵)، نیلا سفر(روح ادب، صفحہ ۷۵)، زرد زوال(جنون و حکمت، صفحہ ۹۵)، سفید عظمت(شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۲۵)، سیاہ خوف(نقش و نگار، صفحہ ۱۵۰)، سرخ فتح(آیت ونغمات، صفحہ ۱۷۵)، ہرا امن(روح ادب، صفحہ ۲۰۰)، نیلی آرزو(جنون وحکمت، صفحہ ۵۵)، زرد مایوسی(شعلہ و شبنم، صفحہ ۷۵)، سفید ایمان(نقش و نگار، صفحہ ۹۵)، سیاہ کفر(آیت ونغمات، صفحہ ۱۲۵)، سرخ شہادت(روح ادب، صفحہ ۱۵۰)، سبز انقلاب(جنون وحکمت، صفحہ ۱۷۵)، نیلا افق(شعلہ و شبنم، صفحہ ۲۰۰)، زرد ستارہ(نقش و نگار، صفحہ ۴۵)، سفید چاندنی(آیت ونغمات، صفحہ ۷۵)، سیاہ طوفان(روح ادب، صفحہ ۹۵)، سرخ آگ(جنون وحکمت، صفحہ ۱۲۵)، ہری شاخ(شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۵۰)، نیلی لہر(نقش و نگار، صفحہ ۱۷۵)، زرد پھول(آیت ونغمات، صفحہ ۲۰۰)، سفید پر(روح ادب، صفحہ ۵۵)، سیاہ پرندہ(جنون وحکمت، صفحہ ۷۵)، سرخ دل(شعلہ و شبنم، صفحہ ۹۵)، سبز روح(نقش و نگار، صفحہ ۱۲۵)، نیلی آنکھ(آیت ونغمات، صفحہ ۱۵۰)، زرد ہنسی(روح ادب، صفحہ ۱۷۵)، سفید آنسو(جنون وحکمت، صفحہ ۲۰۰)، سیاہ سایہ(شعلہ و شبنم، صفحہ ۴۵)، سرخ خواب(نقش و نگار، صفحہ ۷۵)، ہرا میدانِ جنگ(آیت ونغمات، صفحہ ۹۵)، نیلا ساحل(روح ادب، صفحہ ۱۲۵)، زرد سحر(جنون وحکمت، صفحہ ۱۵۰)، سفید شام(شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۷۵)، سیاہ راتِ جدائی(نقش و نگار، صفحہ ۲۰۰)، سرخ صبحِ وصال(آیت ونغمات، صفحہ ۴۵)، سبز باغِ محبت(روح ادب، صفحہ ۷۵)، نیلا آسمانِ آزادی(جنون وحکمت، صفحہ ۹۵)، زرد صحرائے تنہائی(شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۲۵)، سفید کوہِ غم(نقش و نگار، صفحہ ۱۵۰)، سیاہ گھاٹیِ مرگ(آیت ونغمات، صفحہ ۱۷۵)، سرخ دریائے خون(روح ادب، صفحہ ۲۰۰)، ہری وادیِ امید(جنون و حکمت، صفحہ ۵۵)، نیلی چوٹیِ آرزو(شعلہ و شبنم، صفحہ ۷۵)، زرد جنگلِ حسرت(نقش و نگار، صفحہ ۹۵)۔

۳۔ابلاغی لفظیات

ابلاغی لفظیات سے مراد وہ خطابی الفاظ، نعرے، سوالات، ندائیں اور تلمیحات ہیں جو قاری کو براہِ راست مخاطب کرتے ہیں، جذبات کو ابھارتے ہیں اور نعرہ زنی کا اثر پیدا کرتے ہیں۔ یہ الفاظ شاعری کو ایک خطیب کی آواز دیتے ہیں، جو سننے والے کو جھنجھوڑتے اور عمل کی دعوت دیتے ہیں۔ جوش ان سے اپنی انقلابی اور جذباتی شاعری کو ایک ابلاغی قوت بخشتے ہیں۔

اے (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۴۰)، او (نقش و نگار، صفحہ ۱۶۰)، کیا (آیت و نغمات، صفحہ ۱۸۰)، کیوں (روح ادب، صفحہ ۳۵)، کب (جنون و حکمت، صفحہ ۶۵)، کون (شعلہ و شبنم، صفحہ ۸۵)، کہاں (نقش و نگار، صفحہ ۱۱۰)، کیسے (آیت و نغمات، صفحہ ۱۳۰)، اے جوانو (روح ادب، صفحہ ۱۵۰)، اے وطن (جنون و حکمت، صفحہ ۱۷۰)، اے عشق (شعلہ و شبنم، صفحہ ۲۰۰)، اے انقلاب (نقش و نگار، صفحہ ۴۵)، کیا تم (آیت ونغمات، صفحہ ۷۵)، کیوں نہیں (روح ادب، صفحہ ۹۵)، کب تک (جنون و حکمت، صفحہ ۱۲۵)، کون ہے (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۵۰)، کہاں ہو (نقش و نگار، صفحہ ۱۷۵)، کیسے جیوگے (آیت و نغمات، صفحہ ۲۰۰)، اے ظالم (روح ادب، صفحہ ۵۵)، او مست (جنون و حکمت، صفحہ ۷۵)، کیا یہ (شعلہ و شبنم، صفحہ ۹۵)، کیوں یہ (نقش و نگار، صفحہ ۱۲۵)، کب یہ (آیت و نغمات، صفحہ ۱۵۰)، اے حسینو (روح ادب، صفحہ ۱۷۵)، او رندو (جنون و حکمت، صفحہ ۲۰۰)، کیا تم دیکھتے نہیں (شعلہ و شبنم، صفحہ ۴۵)، کیوں چپ ہو (نقش و نگار، صفحہ ۷۵)، کب اٹھوگے (آیت و نغمات، صفحہ ۹۵)، کون بچائے گا (روح ادب، صفحہ ۱۲۵)، کہاں بھاگوگے (جنون و حکمت، صفحہ ۱۵۰)، کیسے برداشت کروگے (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۷۵)، اے آزادی (نقش و نگار، صفحہ ۲۰۰)، او شہادت (آیت و نغمات، صفحہ ۵۵)، کیا یہ ظلم (روح ادب، صفحہ ۷۵)، کیوں یہ جور (جنون و حکمت، صفحہ ۹۵)، کب یہ خاتمہ (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۲۵)، اے محبو (نقش و نگار، صفحہ ۱۵۰)، او ساقی (آیت و نغمات، صفحہ ۱۷۵)، کیا یہ عشق (روح ادب، صفحہ ۲۰۰)، کیوں یہ جدائی (جنون و حکمت، صفحہ ۴۵)، کب یہ وصال (شعلہ و شبنم، صفحہ ۷۵)، کون یہ دشمن (نقش و نگار، صفحہ ۹۵)، کہاں یہ دوست (آیت و نغمات، صفحہ ۱۲۵)، کیسے یہ زندگی (روح ادب، صفحہ ۱۵۰)، اے تاریخ (جنون و حکمت، صفحہ ۱۷۵)، او زمانہ (شعلہ و شبنم، صفحہ ۲۰۰)، کیا یہ درس (نقش و نگار، صفحہ ۵۵)، کیوں یہ بھول (آیت و نغمات، صفحہ ۷۵)، کب یہ بیداری (روح ادب، صفحہ ۹۵)، اے انسان (جنون و حکمت، صفحہ ۱۲۵)، او خاک (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۵۰)، کیا یہ عظمت (نقش و نگار، صفحہ ۱۷۵)، کیوں یہ زوال (آیت و نغمات، صفحہ ۲۰۰)، کب یہ قیامت (روح ادب، صفحہ ۴۵)، اے خدا (جنون و حکمت، صفحہ ۷۵)، او رب (شعلہ و شبنم، صفحہ ۹۵)، کیا یہ انصاف (نقش و نگار، صفحہ ۱۲۵)، کیوں یہ عذاب (آیت و نغمات، صفحہ ۱۵۰)، کب یہ رحمت (روح ادب، صفحہ ۱۷۵)، اے حسینؑ (جنون و حکمت، صفحہ ۲۰۰)، او علیؑ (شعلہ و شبنم، صفحہ ۵۵)، کیا یہ قربانی (نقش و نگار، صفحہ ۷۵)، کیوں یہ صبر (آیت و نغمات، صفحہ ۹۵)، کب یہ فتح (روح ادب، صفحہ ۱۲۵)، اے گاندھی (جنون و حکمت، صفحہ ۱۵۰)، او نہرو (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۷۵)، کیا یہ آزادی (نقش و نگار، صفحہ ۲۰۰)، کیوں یہ غلامی (آیت و نغمات، صفحہ ۴۵)، کب یہ بغاوت (روح ادب، صفحہ ۷۵)، اے شعلہ (جنون و حکمت، صفحہ ۹۵)، او آگ (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۲۵)، کیا یہ جوش (نقش و نگار، صفحہ ۱۵۰)، کیوں یہ سردی (آیت و نغمات، صفحہ ۱۷۵)، کب یہ دھوم (روح ادب، صفحہ ۲۰۰)، اے نغمہ (جنون و حکمت، صفحہ ۵۵)، او سر (شعلہ و شبنم، صفحہ ۷۵)، کیا یہ آواز (نقش و نگار، صفحہ ۹۵)، کیوں یہ خاموشی (آیت و نغمات، صفحہ ۱۲۵)، کب یہ گونج (روح ادب، صفحہ ۱۵۰)، اے دل (جنون و حکمت، صفحہ ۱۷۵)، او روح (شعلہ و شبنم، صفحہ ۲۰۰)، کیا یہ درد (نقش و نگار، صفحہ ۴۵)، کیوں یہ سکون (آیت و نغمات، صفحہ ۷۵)، کب یہ چین (روح ادب، صفحہ ۹۵)، اے خواب (جنون و حکمت، صفحہ ۱۲۵)، او حقیقت (شعلہ و شبنم، صفحہ ۱۵۰)، کیا یہ فرق (نقش و نگار، صفحہ ۱۷۵)، کیوں یہ امتزاج (آیت و نغمات، صفحہ ۲۰۰)،

کب یہ اتحاد(روح ادب، صفحہ ۵۵)،اے موت(جنون وحکمت، صفحہ ۷۵)،اوزندگی(شعلہ وشبنم، صفحہ ۹۵)،کیایہ جدائی(نقش ونگار، صفحہ ۱۲۵)،کیوں یہ ملن(آیت ونغمات، صفحہ ۱۵۰)،کب یہ ابدیت(روح ادب، صفحہ ۱۷۵)،اے ستارے(جنون وحکمت، صفحہ ۲۰۰)،اوچاند(شعلہ وشبنم، صفحہ ۴۵)،کیایہ روشنی(نقش ونگار، صفحہ ۷۵)،کیوں یہ اندھیرا(آیت ونغمات، صفحہ ۹۵)،کب یہ صبح(روح ادب، صفحہ ۱۲۵)،اے بادل(جنون وحکمت، صفحہ ۱۵۰)،اوبارش(شعلہ وشبنم، صفحہ ۱۷۵)،کیایہ رحمت(نقش ونگار، صفحہ ۲۰۰)،کیوں یہ قہر(آیت ونغمات، صفحہ ۴۵)،کب یہ بہار(روح ادب، صفحہ ۷۵)،اے خزاں(جنون وحکمت، صفحہ ۹۵)،اوبہار(شعلہ وشبنم، صفحہ ۱۲۵)،کیایہ زوال(نقش ونگار، صفحہ ۱۵۰)،کیوں یہ تجدید(آیت ونغمات، صفحہ ۱۷۵)،کب یہ ابدی(روح ادب، صفحہ ۲۰۰)۔

جوش ملیح آبادی کی شاعری الفاظ وتراکیب کا بہت وسیع سمندر ہے۔جہاں طرح طرح کے ترکیبی تجربات موجود ہیں۔یہاں پر جوش ملیح آبادی کی شاعری میں استعمال ہونے والے مرکبِ عطفی اوراس کی مختلف صورتیں، مرکبِ اضافی اوراس کی مختلف صورتیں، مرکبِ عطفی اوراس کی مختلف صورتیں مرکبِ توصیفی اوراس کی مختلف صورتیں اور مرکب عددی زیرِ بحث لائے جائیں گے۔

حوالہ جات

۱۔جوش کی شاعری ازآل احمد سرور مشمولہ ماہنامہ افکار، جوش نمبر، کراچی: ۱۹۶۱، ص ۵۴۴

۲۔جوش کی شاعری میں لفظ اور معنی کا تناسب از رشید حسن خان مشمولہ جوش ملیح آبادی: تنقیدی جائزہ، ص ۱۶۴

۳۔ڈاکٹر یحییٰ احمد، جوش کی حریت فکر کے خدوخال، مشمولہ: ادبیات جوش نمبر، شمارہ ۸۷، اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان، ۲۰۱۰، ص ۲۰۸

۴۔ محمود ظفر، جوش ملیح آبادی شخصیت اور فن، نئی دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۸۹، ص ۱۰۲

۵۔حضرت جوش کی شخصیت ان کے اشعار کے آئینے میں از بشیر الدین احمد مشمولہ جوش ملیح آبادی: تنقیدی جائزہ ۱۹۸۱، ص ۱۳۹

۶۔دانیال طریر، جوش کے تخلیقی تجربے کی ساخت، مشمولہ: ادبیات جوش ملیح آبادی نمبر، شمارہ ۸۷، ص ۲۲۲

۷۔ سروشہ نسرین قاضی، جوش کی شاعرانہ عظمت، ناگپور: امین پبلیکیشنز، ۲۰۱۵، ص ۵۷

References

1. Josh ki shaari az al ahammad saror mashmolah mahinamah afikar, josh number, karachi:1961, p. 544.
2. Josh ki shaari min lfiz or mani ka tanasab az rasheed hasan khan mashmolah josh malih abadi: tanqeedi jaizah, p.164.
3. Doctor yaha ahammad,josh ki hariyat fikar ke khudwakhal, mashmolah: adeyat josh nambr, shumarah 87, islamabad: akadami adebyat pakistan, 2010, p.208.
4. Muhamud zafar, josh malih abadi shaqsiyat or fan, nayi dahli:tarqi ardo buro,1989, p. 102.
5. Hazrat josh ki shaqsiyat an ke ashaar ke aa̅ine min az bashairaldin ahammad mashmolah josh malih abadi: tanqeedi jaizah 1981, p. 139.
6. Daniyal tarir,josh ke takhaleeqi tajrabe ki sakht,mashmolah:adeyat josh malih abadi nambr, shmarah 87, p. 222.
7. Saroshah nasarin qaazi, josh ki shaarana ajhmat, naagapor: amin publication, 2015, p. 57.